در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسنا کے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگار حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۳۶۹

الحسن پشاور

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۲۵ — جلد نمبر ۳

یکم نومبر ۱۹۹۳ء — ۱۵ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ

مدیر اعلیٰ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

فہرست مضامین

۱۔	شذرہ	مدیر اعلیٰ	2
۲۔	نعت شریف	شبیر حسین امام	5
۳۔	سورۂ یوسف منظوم اردو ترجمہ	صوفی مشتاق احمد ایم۔ اے	6
۴۔	بنیاد پرستی کی حقیقت	حافظ نور حکیم جیلانی	8
۵۔	غزل	محمد افضل چشتی	22
۶۔	تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	23
۷۔	دین و سیاست	شاعر مشرق علامہ اقبال	26
۸۔	انوار علی المرتضیٰ	مدیر اعلیٰ	27
۹۔	سیر السلوک الی ملک الملوک	مدیر اعلیٰ	31

قیمت: ۶ روپے

بھارت کے ناپاک عزائم اور پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ

مدیر اعلیٰ

کشمیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کی درگاہ شریف گزشتہ دو ہفتوں سے بھارتی فوج کے نرغے میں ہے اور اس کے اندر محصور کشمیری مجاہدین پر پانی، بجلی اور خوراک کی ترسیل بند کی جاچکی ہے۔ اس واقعہ کے خلاف احتجاج کرنے والے کشمیریوں کا استقبال گولیوں سے کیا گیا، فائرنگ سے سینکڑوں افراد نے جام شہادت نوش فرمایا اور لاتعداد زخمی ہو گئے، بھارتی فوج کے ان وحشیانہ مظالم کے خلاف پوری وادیٔ کشمیر سراپا احتجاج بن گئی اور ہڑتال کی بدولت کشمیر میں زندگی معطل ہو کر رہ گئی آزاد کشمیر پاکستان اور دنیا بھر میں مسلمانوں نے عموماً اور کشمیریوں نے خصوصاً جلوس نکالے اور صدائے احتجاج بلند کی لیکن بھارتی حکومت طاقت کے نشے میں سرشار حالات کی سنگینی کو سمجھنے اور کشیدگی کو دور کرنے کی بجائے اپنی روایتی تنگ نظری، تعصب اور اسلام دشمنی کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے حالات کو مزید بگاڑنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔

نئی دہلی سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق درگاہ حضرت بل پر امرتسر میں سکھوں کے گولڈن ٹمپل جیسے فوجی آپریشن کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے علاوہ ازیں کنٹرول لائن پر بڑی تعداد میں فوج جمع کی جاچکی ہے اور فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ان جنونی کاروائیوں سے بھارت کے ناپاک عزائم کھل کر سامنے آچکے ہیں اور یوں نظر آرہا ہے کہ بھارت پاکستان پر تیسری جنگ مسلط کرنا چاہتا ہے۔

ہم بھارتی ارباب اختیار پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ تاریخ سے سبق حاصل کریں اور اس حقیقت کو مت بھولیں کہ ظلم وستم کے ذریعے کسی قوم کو ہمیشہ کے لئے دبایا نہیں جاسکتا۔ گزشتہ ۴۶

سال سے وہ کشمیر پر ناجائز قبضہ جمائے ہوئے ہیں اب کشمیریوں میں جذبہ حریت بیدار ہو چکا ہے اس لئے وہ فوجی قوت کے ذریعے زیادہ دیر تک انہیں اپنا غلام بنا کر نہیں رکھ سکتے نیز ہم بھارتی حکمرانوں کو یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ درگاہ حضرت بل تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے انتہائی مقدس اور متبرک مقام ہے اور وہ اس کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے سے گریز کریں اگر خدانخواستہ بھارت نے سکھوں کے گولڈن ٹمپل کی طرح اس پر بھی حملہ کرنے کی غلطی کا ارتکاب کیا تو اس کے نتائج بہت تباہ کن ہوں گے۔ مسلمان پہلے ہی بابری مسجد کی شہادت کا زخم کھائے ہوئے ہیں ان کا خون کھول رہا ہے اور یہ سلگتے ہوئے جذبات لاوا بن کر ابل پڑیں گے پھر کوئی قوت انہیں روک نہیں سکے گی علاوہ ازیں سکھ قوم کو بھی اپنا انتقام لینے کے لئے ایک سنہری موقع ہاتھ آجائے گا اور وہ اسے ہرگز ضائع نہیں کریں گے۔

لہذا بھارتی حکومت کو کشمیر کی سنگین صورتحال پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرنا چاہئے برصغیر کے امن کو تباہ کرنے سے گریز کرنا چاہئے اور موجودہ جنگی عزائم کو ترک کر کے اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق کشمیریوں کو استصواب رائے کا حق دے کر اربوں روپے فوجی قوت پر ضائع کرنے کی بجائے اپنے ملک کے غریب، مفلس اور نادار عوام کی خوراک، صحت اور فلاح و بہبود پر خرچ کرنے چاہئیں۔ بصورت دیگر بھارت کو اس مرتبہ جنگ میں پچھتاوے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا اس جنگ کے نتائج سابقہ جنگوں سے بالکل مختلف ہوں گے اور بھارت کو جموں و کشمیر کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کھونا پڑے گا۔

دوسری طرف پاکستان کی نو منتخب حکومت سے بھی ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ موجودہ حالات میں اپنے فرائض منصبی سے کوتاہی نہیں کرے گی۔ داخلی، خارجی اور دفاعی ہر محاذ پر اپنی ذمہ داریاں بطریق احسن پوری کرے گی داخلی طور پر حکومت کو حزب اختلاف کا تعاون حاصل کرنا چاہئے اور عوام کو حالات سے پوری طرح باخبر رکھنا چاہئے ——— خارجی محاذ پر بھی سفارتی سرگرمیوں کو تیز تر کرنا چاہئے اس سلسلے میں تمام اسلامی ممالک کے سربراہوں سے رابطہ کر کے بھارتی جبر و استبداد ان کے علم میں لا کر انڈیا کے خلاف سخت اقدامات کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اقوام متحدہ کو بھی بھارت کے جنگی عزائم سے آگاہ کرنا چاہئے اور خصوصاً فوری طور پر سلامتی کونسل کا اجلاس بلا

کر بھارتی وحشت و بربریت کی پردہ کشائی کر کے بروقت مناسب اقدامات کرنے چاہیئے تاکہ بھارت کو اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر حل کرنے پر مجبور کیا جاسکے۔

علاوہ ازیں دفاعی لحاظ سے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت پاک فوج کی ذمہ داری ہے اس لئے حکومت کو مملکت خداداد پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے دفاع پر بھرپور توجہ دینی چاہیئے اور سندھ کے ساتھ ملنے والی بھارتی سرحد کو سیل کر کے اس کی کڑی نگرانی کی جانی چاہیئے تاکہ بھارتی تخریب کار سرحد عبور نہ کر سکیں نیز صومالیہ میں موجودہ ۶ ہزار سپاہیوں کو واپس بلانا چاہیئے کیونکہ اس فوج کی صومالیہ سے زیادہ پاکستان میں موجودگی ضروری ہے۔

اس نازک موقع پر سیاستدانوں پر بھی یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیں اور اقتدار کی غلام گردشوں سے نکل کر وطن عزیز کے تحفظ و سلامتی کو پیش نظر رکھیں۔ پاکستانی عوام کو بھی آزمائش کی اس گھڑی میں غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ ملک دشمنوں کی سرگرمیوں اور سازشوں پر انہیں بھی نظر رکھنی ہوگی اور ہر قسم کے صوبائی، علاقائی ولسانی جھگڑوں اور فرقہ ورانہ اختلافات سے کلی طور پر پرہیز کرتے ہوئے اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر دشمن کو ایسی عبرت ناک شکست سے دوچار کرنا چاہیئے کہ وہ آئندہ ہمارے پیارے وطن پاکستان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ پاکستانی قوم کو اس امتحان میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور جموں و کشمیر کو ہندوؤں کے غاصبانہ قبضے سے نجات دلا کر آزادی کی نعمت سے سرفراز فرمائے

آمین ثم آمین و بجاہ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نعت شریف

شبیر حسین امام

عجب سی بے کلی ہے اور میں ہوں
مدینے کی گلی ہے اور میں ہوں

کہو لکھو ہمیشہ نعت ان کی !
وراثت یہ ملی ہے اور میں ہوں

نہیں دیتے وہ فرصت مانگنے کی
پھٹی جھولی پڑی ہے اور میں ہوں

نظر آتے ہیں جنت کے نظارے
جہاں ہر شے ہری ہے اور میں ہوں

عطائے سبز گنبد کھا رہا ہوں
میری قسمت بھلی ہے اور میں ہوں

لگی ہونٹوں سے ہے روضے کی جالی
یہ بخشش کی گھڑی ہے اور میں ہوں

ہے قائم ہر گھڑی سنت نبی کی !
صدائے یا علی ہے اور میں ہوں

سورۂ یوسف کا منظوم اردو ترجمہ

گذشتہ سے پیوستہ • صوفی مشتاق احمد صاحب ایم اے سابق پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکول پشاور شہر

فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٥٨﴾

دیکھا یوسف نے جبکہ انھیں تو پہچانا ⁂ مگر اُن لوگوں نے اُس کو نہ قطعاً پہچانا

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

(کرلی یوسف نے منظور اُن کی استدعا) ⁂ فوراً کردیا تیار جبکہ مالِ غذا

قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ

(غلہ دے کے کہا اُن سے جبکہ پھر آنا) ⁂ اپنے ناسگے بھائی بن یمیں کو ساتھ لے آنا

أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾

کیا تم دیکھتے نہیں ہم ہیں تول میں اچھے ⁂ مہماں نوازی میں بھی ہم لوگ ہیں بہت اچھے

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي

لاسکیں نہ اگر بن یمیں کو اپنے ساتھ ⁂ یہاں سے غلہ نہ لگ سکے گا آپ کے ہاتھ

وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾

ایسی صورت میں آئیں نہ آپ ہمارے پاس ⁂ (مل سکے گا نہ کچھ بھی سوائے حسرت و یاس)

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾

سُن کے بھائیوں نے منتظم کی باتیں کہا ⁂ کریں گے والد سے اُس کے تقاضا ہم اُس کا

ہمیں اُمید ہے والد کو راضی کرلیں گے ⁂ ہم ساتھ ابن یمیں کو ضرور لے آئیں گے

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ

تیار کرنے لگے ان کی جب ضروریات ⁂ کہہ دی چپکے سے یوسف نے نوکروں کو یہ بات

اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ

مال کرنے لگو بند تو اس میں رکھ دینا ؛ معاوضہ کہ جو ہم نے ان سے ہے لینا

لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمْ

تاکہ واپس وہ جائیں جب اہل خانہ کے ہاں ؛ اپنی پونجی کو پہچان کر (وہ ہوں حیراں)

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾

شاید غلہ کی لالچ میں آئیں لوٹ کے یاں ؛ (کہ ہے یہ دنیا میں لاریب فطرت انسانی)

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

جبکہ لوٹے وہ لے کر اناج ابا کے ہاں ؛ کہا کہ سنیئے گزارش اے والد مہرباں

عزیز مصر نے ہم پہ واضح کی ہے یہ بات ؛ آئندہ ہم پہ ہے بند غلے کی ضروریات

فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا

بھیجیں آپ ہمارے ساتھ بھائی بن یامین ؛ (یہ شرط مصر کے والی کی ہے اولین)

نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾

(ہم اپنے ساتھ اگر اس کو لے کے جائینگے) ؛ غلہ پھر سے اس سرزمیں سے لائیں گے

(نہ کیجے وسوسہ اے والد گرامی قدر) ؛ حفاظت فرض ہے ابن یمیں کی ہم سب پر

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ

کہا پھر باپ نے بیٹوں کی باتوں کو سن کر ؛ کیا اعتبار میں اس کے بارے میں کروں تم پر

إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ط

ٹھیک اس طرح سے کہ جیسے کیا تھا قبل ازیں ؛ اس کے بھائی کے بارے میں تم پہ یقیں

فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ص وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾

(بھائی کے بارے میں جو بھی ہیں آپ کے جذبات) ؛ نہیں ہے فکر کہ نگراں ہے اب والا صفات

(نہ ماں نہ باپ نہ کوئی حفاظت پر قادر) ؛ فقط خدا ہی تو بہتر ہے حافظ و ناصر

یوں تو رشتے ہیں دنیا میں بہت سے مہرباں) ؛ مگر خدا ہے مہرباں ہے بہت بڑا مہرباں

(جاری ہے)

بنیاد پرستی کی حقیقت

حافظ نور حکیم جیلانی

متعلم جامعہ اسلامیہ اسلام آباد

اسلام ایک عالم گیر دین ہے یہ ہر دور میں انسان کی ضرورتوں اور تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے انسان کی علمی و سائنسی اور مادی و روحانی ترقی کے لئے باقاعدہ رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ امن و سلامتی کا صرف قولی درس ہی نہیں دیتا بلکہ اسے عملی شکل دینے کو ہی انسانیت کی معراج قرار دیتا ہے، یہ انسانوں کو طبقات میں تقسیم نہیں کرتا بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سمجھتے ہوئے رنگ و نسل غربت و امارت اور مسلم و غیر مسلم کی تمیز کئے بغیر ہر ایک کی فلاح و بہبود اور حقوق کی پاس داری کرتا ہے ہر ایک کے جان و مال، عزت و ناموس اور عصمت و عفت کا تحفظ کر کے دنیا میں امن قائم کرتا ہے اس دین اسلام کی انسان دوستی اور امن پسندی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنگ جیسے بدترین موقع پر بھی یہ اپنے پیروکاروں کو اعتدال کا دامن چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتا اور دشمن کی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر ہاتھ اٹھانے، جانوروں کو ہلاک کرنے، فصلوں اور درختوں کو کاٹنے سے روکتا ہے یہ علم و فن عام کرنے پر زور دیتا ہے اور اس کو ہندوؤں کی طرح برہمنوں کے ایک مخصوص طبقے کے لئے اور عیسائیوں کی طرح ایٹمی قوت کو صرف امریکہ و یورپ تک محدود رکھنے کو ناپسند کرتا ہے ان تمام حقائق پر اسلام کی تاریخ شاہد ہے۔

اور یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ علم و سائنس کی روشنی مسلم سپین کے ذریعے یورپ تک پہنچی اور اس سے قبل اہل یورپ جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہے تھے۔ لیکن یورپ والوں نے تعلیم ایسی لازوال دولت سے بہرہ مند کرنے والے اپنے محسنوں کو پہلے تو سپین سے ختم کیا اور پھر انہیں سیاسی و معاشی اور مادی و دینی سطح پر غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کے لئے جو سازشیں تیار کیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام ایک قدیم و فرسودہ مذہب ہے جو موجودہ دور کے رجحانات اور تقاضوں کو قبول نہیں کرتا۔ نیز مسلمان ایک بنیاد پرست اور قدامت پرست قوم ہے اس طرح کے پروپیگنڈے سے وہ مسلمانوں کو اپنے دین مبین اسلام سے برگشتہ کرنے اور آپس میں الجھا کر

نفرت و تعصب کو فروغ دینا چاہتے ہیں تاکہ مسلمان متحد نہ ہو سکیں اور جو برائے نام مسلمان باقی رہ بھی جائیں تو ان کے اندر اسلامی روح کارفرما نہ ہو۔

چنانچہ امریکہ اور مغربی ممالک کے ذرائع ابلاغ مسلمانوں کو بنیاد پرست ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے وہ جن اصطلاحات، تشریحات و تفصیلات کا سہارا لے رہے ہیں وہ سب کی سب ان کے اپنے مذہبی یعنی عیسائی مفکرین و مبلغین کی وضع کردہ ہیں جو کہ انہوں نے اپنے عیسائی مذہب کی وضاحت اور ترویج و اشاعت کے لئے تیار کیں اور انہیں عیسائیت کے فروغ کے لئے استعمال کرتے رہے، ہم اس مضمون میں مغربی مصنفین کی تحریروں سے ان اصطلاحات کے معانی و مفہوم اور تاریخی پس منظر بیان کریں گے تاکہ یہ بات کھل کر واضح ہو جائے کہ بنیاد پرستی کا جو نعرہ مسلمانوں کے خلاف لگایا جا رہا ہے یہ بہت بڑا بہتان اور الزام ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بنیاد پرست خود عیسائی ہیں اور اپنی مذہبی کمزوریوں، غلطیوں اور برائیوں کو اسلام اور مسلمانوں پر چسپاں کر کے انتہائی بددیانتی اور علمی خیانت کا ثبوت پیش کر رہے ہیں جن کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں

یہ مضمون لکھنے میں سوائے اس کے اور کوئی مقصد کارفرما نہیں کہ مسلمانوں کے خلاف تیار کی گئی سازش کو بے نقاب کیا جائے اور دنیائے عالم کو بتا دیا جائے کہ اسلام کوئی قدیم اور فرسودہ مذہب نہیں بلکہ یہ تو دین فطرت ہے اور یہ ہر دور کے انسان کی رہنمائی کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے اور یہ انسان کی پسماندگی دور کر کے اسے ترقی سے ہمکنار کرنے کی صلاحیت کا حامل ہے۔

مغربی مصنفین کی مستند ترین کتب کے حوالہ جات!

آیئے اب (بنیاد پرستی) کے حوالے سے حقائق معلوم کرنے کے لئے مغربی مصنفین کی مستند ترین حوالہ جاتی کتب سے استفادہ کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے The New Encyclopedia Britainica جو انڈکس کے ہمراہ ۳۲ جلدوں میں شائع ہو چکا ہے اور پاکستان میں تقریباً ہر کالج کے کتب خانے میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کی جلد نمبر ۷ سے اقتباسات پیش کرتے ہیں اسی طرح World Book Encyclopedia اور دیگر مستند یورپی ماخذ سے بنیاد پرست

یا قدامت پسند کی تعریف، تاریخ، اہمیت، حقیقت، نشوونما و نظریہ جدت پسندوں کے ساتھ ان کا نزاع اور مذہبی تعلیمات کے متعلق اقتباسات درج کرنے کے ساتھ ساتھ امریکہ اور مغربی سامراج کی ناانصافیاں بھی قلم بند کی جائیں گی جو کہ انشاء اللہ عنقریب ایک عدد کتابی شکل میں بھی عوام الناس کے سامنے آجائیں گی۔

انسائیکلو پیڈیا برطانیکا کی جلد نمبر 7 صفحہ 777 پر انگریزی حرف F سے شروع ہونے والے عنوانات میں سے Fundamentalist (بنیاد پرست) کی تعریف ان الفاظ میں موجود ہے۔

"Fundamentalist and Evangelical Charches:-

Fundamentalist and Evangelical Comprise a mixed group of theologically Conservative Communions That stress the full, and often verbal , inspiration of the Bible and its complete authority over faith and practice. They preach that a felicitous eternal life is won only as the gift of God's grace through a redical conversion and Commitment to christ as saviour"

اب اس انگریزی عبارت کا اردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

بنیاد پرست اور انجیل کی (تبلیغ کرنے والی) کلیساؤں (کے ماننے والے) بنیاد پرست اور انجیلی معبد خانوں کا گروہ عقیدہ کے لحاظ سے عقائد کی شراکت پر مشتمل ایک ملا جلا گروہ ہے جو کہ زور دیتا ہے مکمل طور پر اور اکثر زبانی لفظی یا فعلی طور پر بھی کہ بائبل ایک الہامی کتاب ہے اور یہ کتاب ضامن ہے ایمان و عمل کی یہ لوگ تبلیغ کرتے ہیں کہ خوش و خرم اور مبارک زندگی صرف اور صرف خود کو کلیسا کی تحویل (یعنی مذہب تبدیل کر کے عیسائی بن جانے) میں دینے سے حاصل کی جا سکتی ہے عیسائی مذہب کو خدا کی طرف سے تحفے کے طور پر اور اس مذہب کو مکمل نجات دہندہ سمجھتے

ہوتے ہی ایک شخص خوش و خرم زندگی حاصل کر سکتا ہے

اس کے بعد (World Book Encyclopeedia) کے جلد نمبر سات ایف (Volume F/7) جو کہ U.S.A. میں طبع ہوئی اس کے صفحہ نمبر 482 پر (Fundamentalism) کے عنوان سے بنیاد پرستی کی وضاحت اس طرح موجود ہے

"Fundamentalism (Fun dah Mental iz'm) Fundamentatism is a movement in protestent charches of America that teaches a fundamental or traditional at Doctnine. It holds that the Bible is directly and wholly inspired by God and that in its original form it is with out error fundamentalist permit. "Lower criticism" which consist of historical and literary analysis to remove errors in translation and copying. They oppose higher criticism or analyis disigned to discover the meaning of the text from its historical selling fundamentalist tend to see many canflicts between the words of the Bible and modern "Science.

ترجمہ:۔

فنڈامینٹلزم (بنیاد پرستی) امریکہ کے پروٹسٹنٹ فرقے کے معبد خانوں کی ایک تحریک ہے جو کہ تعلیم دیتی ہے بنیادی اور حکایتی اور مذہب کی قدامت پسندی کی تعلیم یہ اصرار کرتے ہیں کہ بائبل براہ راست نازل کردہ کتاب ہے خدا کی طرف سے اور یہ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ اصل نسخہ ہے اور ہر قسم کی غلطیوں سے مبرا ہے بنیاد پرست صرف یہ اجازت دیتے ہیں کہ اس میں یعنی بائبل میں تنقید کی گنجائش نہیں ہے مگر اس میں صرف ایک معمولی اور چھوٹی تنقید کی جا سکتی ہے صرف اس کے نزول پر (جو کہ تاریخی اور ادبی تجزیہ ہے اس کے ترجمہ اور کتابت کی غلطی کا) اور یہ

انہوں نے قرآن و سنت اور دنیا کے علوم کو ساتھ ساتھ رکھا مسلمانوں کی دینی و دنیاوی جامعات اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ مسلم دونوں علم میں ترقی کرنے کو اپنی عزت سمجھتے ہیں

صفہ کی درس گاہ، جامعہ نظامیہ، جامع الازہر، اور قرطبہ کی جامعات وہ جامعات تھیں اور ہیں جن میں تاریخ، ادب، مذہب، سائنس، معاشرت، سیاسیات، ہنر اور ہر دینی و دنیاوی علوم کے شعبے ہوتے تھے اور تشنگاں علم اپنی پیاس بجھانے کیلئے دور دراز سے ان جامعات کا رخ کرتے تھے۔

اصل میں بنیاد پرست تو ہندو اور عیسائی ہیں جو کہ غلط اور صحیح کے تصور کے بغیر ہی اندھا دھند فرسودہ بنیادوں پر زندگی گزار رہے ہیں مسلمانوں کا طرز زندگی خدا کے احکامات کے مطابق ہے اور کوئی من مانی بات اپنے مذہب میں نکالی نہ شامل کی

دراصل موجودہ مسیحیت اور اس کے حواریوں نے اس راز کو سمجھ لیا ہے یا پا لیا ہے کہ اگر مسلمان امت نے قرآن و سنت کو اپنا ضابطہ حیات بنالیا تو دنیا کی کوئی طاقت ان پر غالب نہیں آسکے گی اس کے توڑ کے لئے انھوں نے یہ ترمیم اختیار کی کہ مسلمانوں میں اس خیال کو عام کر دیا جائے (جس کے وہ خود بانی اور شکار شدہ ہیں) کہ اسلام کے متعلق جو جدید علوم اور عقل و شعور کی باتیں وضع کی جارہی ہیں یہ سب بدعات ہیں الحاد، بے دینی اور مذہب سے دور کرنے والی ہیں اور حقیقی اسلام وہی ہے جو اسلاف سے چلا آرہا ہے

اس لئے موجودہ دور میں مسیحیت اور اس کے حواریوں نے دین و دنیا کی تفریق پیش کر دی ہے اور عمل بھی شروع کر دیا ہے کہ دین کے علم کے لئے الگ نظام ہے اور دنیا کے علم کے لئے الگ نظام جس کی جھلک ہمارے موجودہ تعلیمی نظام اور طبقاتی درس و تدریس میں نظر آرہی ہے یعنی دینی علوم کے لئے مدرسہ دنیاوی علوم کے لئے کلیہ (Collage) و یونیورسٹی وغیرہ

حالانکہ اسلام میں اس نظام کی قطعی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ لارھبانیت فی الاسلام اور خیر الامور اوسطھا اس کی اجازت نہیں دیتے

دوسری خاص بات یہ کہ اس صدی میں مسلمانوں پر اس اصطلاح کو کیوں زیادہ شد و مد سے ٹھونسا جارہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صدی میں مسلمان کسی نہ کسی طرح متحد اور بیدار ہو رہے ہیں

(جاری ہے)

کرانا چاہتا تھا کہ ہر نیا کام جاری ہو سکتا ہے۔ یہاں تک انہوں نے اس جدت پسندی میں بائبل کے وقار کی قدر بھی نہ کی حالانکہ یہ ان کا مذہبی فریضہ تھا اس کے ساتھ ساتھ ان کا سیاسی کیریر بھی رہا جس کی وجہ سے یہ گروہ لوگوں میں بڑے مقبول ہوئے اور ایک دوسرے کی مخالفت سیاسی بنیاد پر بھی انہوں نے کی۔ پھر اسی ۱۹ ویں صدی میں قدامت پسندوں نے الزام لگایا کہ یہ جدت پسند لوگ الہامی چار کتابوں کی صداقت (یعنی یوحنا لوقا وغیرہ) کی صداقت سے دست بردار ہو رہے ہیں اور یہ دست برداری ان کی سائنس کے حق میں جاری ہے جو کہ انجیل مقدس کی کھلم کھلا مخالفت ہے اور یہ لوگ صرف سائنس کو اپنا حق سمجھتے ہیں ان سائنس کے اصولوں یا مفروضوں پر الہامی کتابوں کی پروا نہیں کرتے جو کہ دغابازی ہے اور دین سے دوری ہے لیکن اس کے خلاف جدت پسندوں (Modernist) نے کہا کہ کلیساؤں کے پجاریوں سے کیا توقع کی جا سکتی ہے جو کہ خود ہی بنیاد پرست ہیں اور خود کو بنیاد پرست کہتے ہیں اور جدت کو رد کرتے ہیں حالانکہ جدت کے بغیر زندگی دنیا کی مشکل ترین زندگی ہے۔ یہی حقائق تھے جو کہ ۱۹ ویں صدی کے تھے جس میں ۲ عیسائی گروہ نمودار ہوئے۔ ایک بنیاد پرست (Fundamentalist) یا قدامت پسند Conservative یا Orthodox اور دوسرے جدت پسند (Modernist) صنعت کا (Industrialist) یا لبرل مین (Liberal man) جن کی وجہ سے عیسائی قوم میں انتشار واقع ہوا اور ۱۹ ویں صدی سے گزشتہ صدی میں بھی یہ گروہ موجود تھے صرف نام مختلف تھے اصل میں اس کی تاریخ یورپ اور اہل مغرب کی مذہبی تاریخ کے ساتھ پیوست ہے یعنی مختلف ادوار میں مختلف ناموں سے یہ تحریکیں اور اصطلاحات موسوم رہیں۔

پچھلی صدی میں یہ تحریک (Fundamentalism) ایک سابقہ تحریک میلنیرین (Millenarian) (ایک ہزار سال کی تحریک) سے وابستہ ہے جو کہ ۱۸۳۰ اور ۱۸۴۰ کے درمیان کافی مشہور بھی تھی اس تحریک کا پس منظر بھی عجیب و غریب ہے اور وہ یوں ہے کہ عیسائی پادریوں میں ایک خوشی کی عجیب و غریب لہر دوڑی کہ اس عشرے میں مسیح دوم کی بعثت متوقع ہے اور اس کی وجہ سے ایک ہزار سال تک امن کے نظام کا راج ہو گا اس ایک ہزار سال کی نسبت سے اس تحریک کو ملینیرین (Millenarian) کہا گیا اور یہ ایک خالصتاً امریکن تحریک تھی

(Americon Millenarian Movment) اس سے اہل یورپ و مغرب میں بڑے فسادات رونما ہوئے، فتنے پیدا ہوئے اور الزامات کی بھرمار ہوئی۔ عیسائیوں کے تین فرقوں میں سے ایک فرقہ (Protestant) پروٹیسٹنٹ کا تھا اور اس کا بانی ۱۴۸۳ء / ۸۸۸ھ میں پیدا ہونے والا مارٹن لوتھر نامی شخص تھا۔ یہ فرقہ اس وقت بھی خالص بنیاد پرستوں کا فرقہ تھا کیونکہ ایک انگریزی مثل مشہور تھی کہ اگر کوئی پروٹیسٹنٹ فرقے کے کسی شخص کی پڑتال کرے تو پڑتال کرنے کے بعد وہ شخص ضرور بنیاد پرست ہوگا اور اس فرقے کی وجہ سے امریکہ میں C.B.A. Conservative Baptist Association کا قیام عمل میں آیا اور Indepnedent Fundamental Charches (خود مختار بنیاد پرست معبد خانے) کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی دوسرا فرقہ آرتھوڈکس (orthodex) تھ جس میں قدیم اور عجیب و غریب قسم کی رسومات کا رواج تھا اور تیسرا فرقہ کیتھولک تھا جس میں فضول اور من گھڑت رسوم تھے مثلاً "پادری کی دعا سے شراب و روٹی خون میں تبدیل ہو جاتے ہے اور پھر یہ خون عوام پیتے ہیں" اور پتہ نہیں کیا کیا خرافات اور بے ہودہ رسوم ان کے اندر رائج تھے۔

اس سے پہلی صدی میں بھی یہ تحریک اور اصطلاح مختلف ناموں سے موسوم رہی اور ان بنیاد پرست اور جدت پسند گروہوں کے درمیان جھگڑا رہا چنانچہ ۱۶ ویں اور ۱۷ ویں صدی میں بھی عیسائی پادریوں اور جدت پسندوں کے درمیان کافی اختلاف رہا۔ اس وقت بھی عیسائی متشدد پادریوں نے یہ نام اپنے لئے چنا اور صنعت کاروں اور صنعتی انقلاب کی کھل کر مخالفت کی تھی لیکن ان لوگوں یا قوم کے مقابلے میں اسلام کی شان دیکھئے کہ یہ دین نہ تو مذہب سے دوری سکھاتا ہے اور نہ ہی دنیاوی زندگی کو جدا گردانتا ہے بالکل یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہے اس بات کی گواہی مسلمان سائنس دانوں، علماء کرام اور مفکرین کے کردار سے عیاں ہے جو کہ مسلمان قوم کا ورثہ ہے اِنشاء اللہ اس پر بھی مختصراً بحث ہوگی۔

عیسائیوں کے یہ تینوں فرقے آج بھی موجود ہیں اور ان تینوں فرقوں میں سے پروٹسٹنٹ فرقے نے مضبوط بنیادوں پر کلیسا قائم کر لئے ہیں یہی وہ فرقہ ہے جو کہ سرعام بنیاد پرست کہا جاتا

ہے۔ جبکہ کیتھولک فرقہ زیادہ ہونے کے باوجود یہ کام نہیں کرسکا اور آرتھوڈکس کی تعداد کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا مگر وہ نمایاں نہیں رہا۔ اب تو انگلینڈ اور کئی دیگر یورپی ملکوں کا سرکاری مذہب بھی پروٹیسٹنٹ ہے یعنی یہ لوگ ہر لحاظ سے بنیاد پرست ہیں اور خود کو بنیاد پرست کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

اب بات یہ ہے کہ انگریز قوم نے خود کو بنیاد پرست کیوں کہا تو آیئے ہم آپ کو بتائیں کہ انگریز قوم نے یہ نعرہ اور اصطلاح صرف اپنے عقیدے کے ارکان کی وجہ سے لگایا کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ پادری بنیادی عقائد ہی اصل عیسائیت ہے اور بقول عیسائی پادری ان ان چار یا پانچ بنیادی عقائد پر ایمان لانے سے مکمل عیسائیت نصیب ہوتی ہے یہ عقائد مندرجہ ذیل ہیں

نمبر 1 ۔ بائبل کتاب خدا کی طرف سے براہ راست نازل کردہ ہے اور تنقید سے مبرا ہے

نمبر 2۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم علیہ السلام سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور حضرت مریم پاکیزہ اور کنواری دوشیزہ ہے اور عیسیٰ علیہ السلام، مریم علیہ السلام اور خدا جل جلالہ کا تعلق ایک ہے یعنی تثلیث کے قائل ہیں

نمبر 3 ۔ جو گناہ یا خطا حضرت آدم علیہ السلام سے۔ جنت میں ہوا اس کا کفارہ اور باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا کفارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر مر جانے سے ادا کر دیا

نمبر 4 ۔ اور قیامت کا برپا ہونا یا حشر و نشر کا ہونا

یہ مندرجہ بالا عقائد ہی خاص بنیادی عقائد ہیں اور ان پر ہی بنیاد پرستی کی بنیاد قائم ہے، تو ثابت ہوا کہ ہر عیسائی بنیاد پرست (Fundamentalist) ہے

لیکن ان عقائد کے بعد اور اب بھی عیسائی مفکرین پادریوں نے خود کو ہر لحاظ سے بنیاد پرست بنا لیا اور انہوں نے دین و دنیا میں کوئی ترقی یا جدت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ دین صرف وہی ہے جو کہ ہمارے اسلاف سے چلا آ رہا ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی یا تغیر و تبدل قابل قبول نہیں۔ اس لحاظ سے یورپ و مغرب میں جدید سائنس، فلسفہ، حکمت اور دانائی کی تعلیم بند رہی جس کی گواہی کئی تاریخی کتب میں موجود ہے اور یہ دور مغرب کا پچھلا دور تھا جب کہ لندن اور امریکہ

گندگی کے ڈھیر تھے اور بعد میں طلوع اسلام سے سبق لے کر انھوں نے خود کو جدت کا بانی کہنا شروع کر دیا اور اب یورپ و مغرب نے اپنا ہی نعرہ مسلمان پر لگایا تاکہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ یورپ مغرب میں دین و دنیا کی اس تقسیم پر اب بھی اور پہلے بھی کانفرنسیں منعقد ہوتی رہی ہیں لیکن اب تو یورپ و مغرب تقریباً مکمل طور پر اپنے دین سے دور ہو گئے ہیں اور صرف نام کے عیسائی رہ گئے ہیں لیکن ابھی بھی اپنے دین کو دوسرے پر ٹھونسنے کے لئے بے تاب ہیں چنانچہ ۱۹۰۲ء میں عیسائی بنیاد پرستوں نے اپنے دین کی اشاعت کے لئے بڑے رسالے اور پمفلٹ شائع کرواکر مفت تقسیم کئے۔ چنانچہ ۱۹۰۲ء میں امریکہ بائبل لیگ (American Bible League) نے تبلیغی کتابوں کی اشاعت کا ایک سلسلہ شروع کیا جس میں 120 مختلف انواع کے رسالے نکالے گئے اور مفت تقسیم کئے گئے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً دو لاکھ پچیس ہزار 250000 رسالے مفت تقسیم ہوتے اور اس کے بعد مزید یہ رسالے 1909 سے 1915 کے دوران بھی لائی مین (Lyman) اور ملٹن (Milton) برادران نے کیلی فورنیا سے شائع کیں اور مفت بانٹیں۔ ان دونوں برادران کا عقیدہ اور نظریہ ملینیرین (Millenarian) تھا جو کہ اصل بنیاد پرست ہیں۔ یہ دونوں برادران کیلی فورنیا تیل فیکٹری (California oil factory) کے شریک دار تھے اور مزے کی بات یہ کہ ان رسالوں کا عنوان ہی "بنیاد پرست" تھا۔ بنیاد پرستوں نے اپنے نظریے کی تبلیغ اور اشاعت امریکہ نیویارک میں بڑی بڑی کانفرنسز منعقد کرا کر بھی کیا۔ اب اس تحریک ملینیرین (Millenarian) نے اپنا نام خود ہمیشہ کے لئے "بنیاد پرست" رکھ لیا۔ اس کی گواہ نیویارک کی وہ کانفرنس ہے جس میں انہوں نے خود کو آئندہ بنیاد پرست کہلوانے کی درخواست کی تھی۔

بنیاد پرست عیسائیوں کا بنیادی عقیدہ!

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں تثلیث کے عیسائی نظریہ یا عقیدہ میں لکھا ہے کہ ہم تثلیث کے قائل ہیں یعنی باپ خدا ہے بیٹا خدا ہے اور روح القدس خدا ہے لیکن یہ تینوں تین نہیں بلکہ صرف ایک خدا ہے مشہور عیسائی عالم اور فلسفی آگسٹائن اس عقیدے کی وضاحت کرتے ہوتے اپنی کتاب

"تثلیث" میں لکھتا ہے کہ باپ بیٹا اور روح القدس مل کر ایک خدا کی وحدت تیار کرتے ہیں جو اپنی مشابہت اور حقیقت کے اعتبار سے ایک اور ناقابل تقسیم وحدت ہے اس وجہ سے وہ تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا ہے اگر چہ باپ نے بیٹے کو پیدا کیا لہذا جو باپ ہے وہ بیٹا نہیں ہے اور اسی طرح بیٹا باپ سے پیدا ہوا ہے اس لئے جو بیٹا ہے وہ باپ نہیں ہے اور روح القدس بھی نہ باپ ہے اور نہ بیٹا بلکہ باپ اور بیٹے کی روح ہے جو دونوں کے ساتھ مساوی اور تثلیثی وحدت میں ان کی حصہ دار ہے۔

حقیقت

اس عقیدے میں جو باپ بیٹا اور روح القدس کے الفاظ بولے جاتے ہیں ان میں سے باپ سے مراد خدا کی ذات ہے بیٹے سے مراد خدا کی صفت کلام ہے جو یسوع مسیح کے انسانی جسم میں حلول کر گئی تھی اور وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے روح القدس سے مراد باپ بیٹے کی صفت حیات اور صفت محبت ہے یعنی اس صفت کے ذریعے خدا کی ذات (باپ) اپنی صفت کلام (بیٹا) سے محبت کرتی ہے صفت کلام کا ایک الگ جوہری وجود ہے اور صفت محبت کا بھی ایک مستقل جوہری وجود ہے ان تینوں کے ملنے سے خدا بنتا ہے۔ باپ بھی ازلی، بیٹا بھی ازلی و ابدی اور روح القدس بھی ازلی و ابدی ہے مگر یہ تین ہوتے ہوئے بھی تین نہیں بلکہ ایک ہیں مگر ایک ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ یہ تین نہیں بلکہ یہ تین بھی ہیں تو لیجئے یہ ناقابل فہم عقیدہ جس کی کوئی واضح بنیاد ہی نہیں ہے اس پر مکمل ایمان کو عیسائی پادری اور بنیاد پرست اپنی بنیاد پرستی کہتے ہیں دراصل جس عقیدے کی عیسائی مبلغین و مفکرین اشاعت کر رہے ہیں وہ اصل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احکامات نہیں ہیں بلکہ یہ بعد کے عیسائی مفکرین کے ذہن کی پیداوار ہیں جس پر تمام عیسائی پادریوں نے اتفاق کیا ہوا ہے اور یہ عقائد انجیل میں تحریف اور تغیر سے وجود میں آتے ہیں عیسائیوں کے اپنے اس ناقابل فہم عقیدے نے کئی منطقی اور فلسفیانہ سوالات پیدا کر دیئے جس کے جواب کے لئے عیسائیوں میں شدید فرقہ بازی ہوئی اور کئی فرقے وجود میں آئے پروٹیسٹنٹ کیتھولک اور آرتھوڈکس فرقے اسی کی پیداوار ہیں

اس ناقابل فہم عقیدے کے تصفیے کے لئے عیسائی پادریوں نے کئی کونسلیں منعقد کیں مگر سب بے سود کیونکہ وہ خود کو ہمیشہ Fundamentalist بنیاد پرست کہتے ہیں۔

اصل میں اس نعرہ کو پروٹیسٹنٹ فرقے کے بانی مارٹن لوتھر نے تقویت دی۔ اس نے بڑے شدومد سے اس نعرے کو استعمال کیا اور مسلمانوں پر تعصب کا الزام لگایا جس کی وجہ سے بعد کے پادریوں اور عیسائی مفکرین نے یہ نعرہ مسلمانوں میں بغض و عناد اور انتشار کے لئے استعمال کیا اور وہ اپنے اس مقصد میں کسی حد تک کامیاب بھی ہو چکے ہیں لیکن اب ہم کو خبردار رہنا پڑے گا۔

اس اصطلاح یا نعرہ کا مسلمان پر لگانا اس کے پیچھے ایک راز تھا اور وہ راز یہ تھا کہ مسلمانوں میں بھی اس طرح کی ناقابل فہم فضا پیدا کر دی جائے تاکہ ان کی یہ وحدت ختم ہو جائے اور یہ بتانا مقصود تھا کہ دین صرف اور صرف وہی ہے کہ جو اسلاف سے چلا آرہا ہے بعد میں جو تبدیلیاں اور جدت یا صنعتی انقلابات ہیں سب کے سب دھوکہ ہے اور دین سے بے راہ روی ہے اصل دین وہی ہے جو Fundamentalist لوگوں نے اپنایا یعنی انھوں نے ہمارے اسلاف کو بنیاد پرست سے تعبیر کیا حالانکہ وہ بزعم خود اس کے حق دار ہیں

موجودہ دور میں اس نعرہ کا مسلمان پر اطلاق کرنے کا مقصد صرف اور صرف مسلمان قوم کو ترقی سے روکنا ہے یہ امریکہ یورپ جو کہ اب سرمایہ داری کی پجاری قومیں ہیں اور اپنی فسوں کاری کے بل بوتے پر مختلف طریقہ کار کے تحت ایسا انتظام وضع کرنے میں دن رات مصروف عمل ہے جس کے مسلمانوں کی نئی ترقی اور جستجو کو اچھی طرح روکا جاسکے نیو ورلڈ آرڈر بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے چنانچہ اپنے مقصد کے حصول کی خاطر آج پوری ملت اسلامیہ میں ایک گہری سازش (جس نام سے دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے رکھا گیا) "فنڈا مینٹل ازم" (Fundmentalism) کے نام سے چلائی جارہی ہے اس سازش سے اقوام مغرب نے مسلمان قوم کو جو کہ فطرتاً مذہب پرست قوم ہے قدامت پسند (Conservative) جامد اور متعصب (Orthodex) اور جہالت پسند (Obcurantists) اور ہمارے اسلام کو دنیا میں بدنام کرنے کے لئے اور مسلمان قوم کو اسی کے دین کے ذریعے ہی رسوا کرنے کیلئے اسی کے مفکرین کے ذریعے دین سے بددل کرنے کیلئے ہمارے اسلام کو "ملا ازم" کہہ کر پکارنا شروع کر دیا چونکہ اس خطاب میں نفرت اور حقارت پائی جاتی ہے اس لئے انھوں نے اس کو جدید کرنے کے لئے ایک تحریک کی صورت میں مسلمان قوم پر چسپاں کر دیا

اور اس تحریک کا نام بنیاد پرست یا Fundamentalism رکھا اور اس کے داعیوں کو بنیاد پرست Fundamentalism کہہ کر پکارنا شروع کر دیا۔

در حقیقت اس تحریک اور اس اصطلاح کا مقصد مسلمانوں کو قرآن و سنت میں غور فکر کرنے سے روکنا ہے اور نیز ان کے علم و بصیرت، فکر، تدبر اور عقل و شعور کی ترقی اور باہمی اتفاق کو ختم کرنا ہے

(۱) تاکہ مسلمان قوم اپنے قرآن و سنت سے کوئی چیز اخذ نہ کر سکے

(۲) جدت کے لئے یورپ کی محتاج ہو جائیں

(۳) اور مسلمان قوم قرآن حکیم کو طاق نسیاں کر کے اس پر عمل پیرا ہونے سے رک جائے

(۴) اور ہر میدان میں (سماجی، معاشرتی، سیاسی، اقتصادی) لحاظ سے مکمل طور پر یورپ کے قانون کے طابع ہو جاتے

یہ مندرجہ بالا مقاصد اہل یورپ کے ہیں جن میں کئی حد تک وہ کامیاب بھی ہو چکے ہیں اب ہم کو چاہیے کہ دولت کی لالچی اور مسلمانوں میں نااتفاقی پیدا کرنے کی حریص قوم سے نجات حاصل کرنے کے لئے قرآن و سنت پر مکمل عمل شروع کر دیں اور اپنے ہر مسئلے اور ہر مشکل دینی ہو یا دنیاوی اس کا حل قرآن و سنت سے ڈھونڈیں

لیکن افسوس ہے ہماری قوم پر کہ قرآن و سنت سے دور جا رہی ہے اور خود ہی پستی میں گر رہی ہے اے میری قوم کے غیور مسلمان یورپ کے نعروں پر مت چلو اور دین و دنیا کے علوم حاصل کرو اتفاق سے رہنا سیکھو تاکہ ترقی کر سکو اگر اپنے اباؤ اجداد کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ قرآن و سنت کے کتنے پابند تھے دین و دنیا کے علوم کے ماہر تھے اور انتہائی جدت پسند بھی اگر وہ جدت پسند اور مذہبی نہ ہوتے تو آج مسلم قوم اس دنیا سے مٹ جاتی

تھے تو وہ آباء تمہارے مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

خالد بن ولید جو کہ ایک عظیم سپہ سالار تھے لیکن اس کے باوجود جنگی معرکوں کے لئے نئی نئی ترکیبیں اختیار کرتے تھے اور ہر نئی جنگی مشق کو اپناتے جدید ہتھیار تیار کرنے میں ہمہ وقت مگن رہتے حتیٰ کہ جب موت کا وقت قریب آیا تو اس وقت بھی خالد بن ولید ایک جدید منجنیق کی تیاری میں مصروف تھے

جابر بن حیان ایک مفکر ایک عالم دین ہونے کے ساتھ کیمیا (Chemistry) کے بانی تصور کیے جاتے تھے وارنش، چونا کے طریقے اور کئی کیمیائی اوزاروں کے موجد بھی تھے ابن بطوطہ ماہر فلکیات Astronomist ہونے کے ساتھ ماہر سیاسیات (Politician) اور ایک عظیم مورخ و سیاح بھی تھے علی بن عیسیٰ، الخوارزمی، ابن نفیس، علی ابن طبری، بو علی سینا، ابن الہیثم اور کئی مشہور سائنس دان اسلام کی تاریخ میں موجود ہیں جو کہ سائنس دان ہونے کے ساتھ عالم دین بھی تھے اور جن کی کتب یورپ و مغرب کی یونیورسٹیوں اور میڈیکل کالجوں میں کئی صدیوں تک پڑھائی جاتی رہیں اب انگریز قوم نے ان کے اصولوں کو اپنی طرف منسوب کر لیا ہے

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

خون کی گردش معلوم کرنے والے Blood Circulation ، ریاضی میں صفر کے موجد، دنیا کے قطر کی پیمائش کرنے والے فلکیات میں ستاروں کے علوم کے ماہر اور قطب نما کے موجد یہ سب مسلمان ہی تو تھے

اگر یہ سب بنیاد پرست ہوتے تو اتنی چیزوں کے موجد نہ ہوتے اور ترقی کے خواہاں نہ ہوتے اور اگر یہ صرف جدت پسند ہوتے تو ان کی دینی خدمات کبھی تاریخ میں موجود نہ ہوتیں پس ثابت ہوا کہ مسلم نا تو بنیاد پرست ہے اور نہ ہی مادہ پرست بلکہ یہ اعتدال پسند قوم ہے جو کہ دین و دنیا کے امتزاج کی شاہکار ہے

انہوں نے قرآن و سنت اور دنیا کے علوم کو ساتھ ساتھ رکھا مسلمانوں کی دینی و دنیاوی جامعات اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ مسلم دونوں علم میں ترقی کرنے کو اپنی عزت سمجھتے ہیں

صفہ کی درس گاہ، جامعہ نظامیہ، جامع الازہر، اور قرطبہ کی جامعات وہ جامعات تھیں اور ہیں جن میں تاریخ، ادب، مذہب، سائنس، معاشرت، سیاسیات، ہنر اور ہر دینی و دنیاوی علوم کے شعبے ہوتے تھے اور تشنگاں علم اپنی پیاس بجھانے کیلئے دور دراز سے ان جامعات کا رخ کرتے تھے۔

اصل میں بنیاد پرست تو ہندو اور عیسائی ہیں جو کہ غلط اور صحیح کے تصور کے بغیر ہی اندھا دھند فرسودہ بنیادوں پر زندگی گزار رہے ہیں مسلمانوں کا طرز زندگی خدا کے احکامات کے مطابق ہے اور کوئی من مانی بات اپنے مذہب میں نکالی نہ شامل کی

دراصل موجودہ مسیحیت اور اس کے حواریوں نے اس راز کو سمجھ لیا ہے یا پالیا ہے کہ اگر مسلمان امت نے قرآن و سنت کو اپنا ضابطہ حیات بنالیا تو دنیا کی کوئی طاقت ان پر غالب نہیں آسکے گی اس کے توڑ کے لئے انھوں نے یہ ترمیم اختیار کی کہ مسلمانوں میں اس خیال کو عام کر دیا جائے (جس کے وہ خود بانی اور شکار شدہ ہیں) کہ اسلام کے متعلق جو جدید علوم اور عقل و شعور کی باتیں وضع کی جارہی ہیں یہ سب بدعات ہیں الحاد، بے دینی اور مذہب سے دور کرنے والی ہیں اور حقیقی اسلام وہی ہے جو اسلاف سے چلا آرہا ہے

اس لئے موجودہ دور میں مسیحیت اور اس کے حواریوں نے دین و دنیا کی تفریق پیش کر دی ہے اور عمل بھی شروع کر دیا ہے کہ دین کے علم کے لئے الگ نظام ہے اور دنیا کے علم کے لئے الگ نظام جس کی جھلک ہمارے موجودہ تعلیمی نظام اور طبقاتی درس و تدریس میں نظر آرہی ہے یعنی دینی علوم کے لئے مدرسہ دنیاوی علوم کے لئے کلیہ (Collage) و یونیورسٹی وغیرہ

حالانکہ اسلام میں اس نظام کی قطعی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ لارھبانیت فی الاسلام اور خیر الامور اوسطھا اس کی اجازت نہیں دیتے

دوسری خاص بات یہ کہ اس صدی میں مسلمانوں پر اس اصطلاح کو کیوں زیادہ شدومد سے ٹھونسا جارہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صدی میں مسلمان کسی نہ کسی طرح متحد اور بیدار ہو رہے ہیں

(جاری ہے)

غزل

محمد افضل چشتی

عجب شور و غل ہے عجب بے کلی ہے
نظر کیسی محفل کو یارو لگی ہے

چلو اس طرف جس طرف ہو بہاؤ
یہی زندگی ہے تو کیا زندگی ہے

میں الزام کیوں کر مقدر پہ دے دوں
مجھے میری محنت کی روزی ملی ہے

اگر بات دل کی تھی دل ہی میں رہتی
زمانے کو کیسے خبر ہوگئی ہے

میرا گھر یہیں تھا کچھ اپنے مکیں تھے
محبت اور شفقت کہاں جا بسی ہے

بڑی میٹھی خوشبو رچی ہے فضا میں
کہیں کچی مٹی پہ بارش ہوئی ہے

اگر وہ اکیلے میں خوش ہے تو افضل
میری زندگی تو میری دوستی ہے

گذشتہ سے پیوستہ:

تفسیرُ القرآن الحسنیہ

(مدیر اعلیٰ)

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور بشارت دیجئے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیئے یہ کہ اُن کے لئے باغات ہیں۔ بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں۔ جب کبھی وہ دیئے جائیں گے رزق اُن باغات کے میوہ سے تو وہ بول اُٹھیں گے یہ تو وہ ہی ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا اور دیا جائے گا اُنھیں پھل ظاہری صورت میں ملتا جلتا اور اُن کیلئے اُن د باغات میں پاکیزہ بیویاں ہونگی اور وُہ اُن میں ہمیشہ رہینگے

لُغت بَشِّرْ: یہ واحد مذکر حاضر مخاطب امر کا صیغہ ہے۔ بشیر اس کا مصدر ہے۔ بشارت دینا، خوشخبری سُنانا۔ جَنّٰتٍ: جَنَّۃ کی جمع ہے۔ جیم پر زبر ہے اور اس کے معنی ہیں باغ، بہشت۔ شرعی اصطلاح میں جنّت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور وہ جگہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے لئے تیار فرما رکھی ہے۔ اور جو اس وقت بھی موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ جَنّٰتٍ جمع لانے کی وجہ یہ ہے کہ بہشت سات ہیں۔ (۱) جَنَّۃُ الْفِرْدَوْس (۲) جَنَّۃِ عَدْنٍ (۳) جَنَّۃِ النَّعِیْم (۴) دار الخلد (۵) جَنَّۃُ الْمَاْوٰی (۶) دار السَّلَام (۷) عِلِّیِّیْن[1]

---

[1] امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن، مکتبۂ قاسمیہ لاہور سنہ ۱۹۶۳ء، ص ۱۸۸

جب یہی لفظ جیم کی زیر سے آئے تو اس کے معنی بدل جاتے ہیں اور وہ جِنّ (نظر نہ آنے والی مخلوق) کی جمع بن جاتی ہے۔ تَجْرِیْ: وہ بہتی ہے اس کا مصدر جَرْیٌ اور جَرَیَانٌ ہے۔ یہ واحدِ مؤنث غائب مضارع کا صیغہ ہے۔ تَحْتَ: نیچے، اَنْہٰرُ: نہر کی جمع انہار ___ اُتُوْا: دیئے جائینگے۔ مُتَشَابِھًا۔ مشابہ، شکل و صورت اور رنگوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت رکھنے والے، ملتے جلتے۔ اَزْوَاجٌ: یہ زوج کی جمع ہے، بیویاں، بیگمات ___ مُطَھَّرَۃٌ: پاکیزہ، صاف ستھری۔

تفسیر اللہ تبارک و تعالیٰ نے وحی الٰہی اور نبوّت کا انکار کرنیوالوں کے لئے سزا کا ذکر کرنے کے بعد اس آیۂ مبارک میں اپنے کلام اور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے والوں کے لئے جزا کا اعلان کرتے ہوئے ایمان لاکر عمل صالح کرنے والوں کو جنّت کی دائمی اور ابدی نعمتوں کی خوشخبری سنائی جس سے یہ حقیقت ثابت ہوئی کہ جنّت میں جانے کے لئے ایمان اور عمل صالح دونوں ضروری ہیں۔ حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ عمل صالح کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"قال البغوی قال معاذ العمل الصالح الّذی فیہ اربعۃ اشیاءُ العلم والنیۃ والصبر والاخلاص وقال عثمان بن عفان و عملوا الصّٰلحٰت ای اخلصوا الاعمال عن الریا۔"[۲]

(علامہ بغوی نے فرمایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمل صالح وہ ہے جس میں چار چیزیں پائی جائیں، علم، نیّت، صبر اور اخلاص جبکہ

---

[۲] قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، حیدر آباد دکن ج ۱ ص ۳۸

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمل صالح کے معنی یہ ہیں کہ دکھاوے اور نمود و نمائش سے قطع نظر خالص رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے) تو ایسے خوش نصیب حضرات کے لئے جنّت تیار کی گئی ہے۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور اُس میں ہر قسم کی نعمتیں ہونگی جن سے وہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ اُس میں قسما قسم پھل ہونگے جنہیں دیکھ کر جنّتی یہ کہیں گے کہ یہ تو دُنیا میں ہم کھاتے رہے ہیں لیکن وہ ذائقے اور خوشبو میں اس دُنیا کے پھلوں سے بالکل ہی جُدا ہونگے

اسی طرح جنّت میں اُنھیں ایسی پاکیزہ اور صاف سُتھری بیویاں بھی عطا ہوں گی۔ جو ہر قسم کی ظاہری و معنوی آلائش اور عیُوب سے مُبَرّا ہوں گی۔

حضرت علاّمہ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی طہارت اور پاکیزگی کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی متعدد احادیث مبارکہ بیان کی ہیں۔ اُن میں سے صرف پہلی حدیث نقل کی جاتی ہے۔

"اخرج الحاکم وابن مردویہ وصححہٗ عن ابی سعید الخدری عن النّبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فی قولہٖ ولھم فیھا ازواج مطھّرۃ قال من الحیض والغائط والنخامۃ والبزاق"۔[۳] اس حدیث کو حاکم اور ابن مردویہ نے اخراج کیا ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس کی تصحیح کی ہے۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ مبارک کہ "اُن کے لئے اس میں صاف ستھری بیویاں ہوں گی"۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی گئی ہے کہ اس سے مُراد یہ ہے کہ وہ حیض، بول و براز، رینٹھ اور تھوک سے پاک ہیں یعنی ہر قسم کی پلیدی اور نجاست سے پاک و صاف ہیں)

الغرض جنّت میں ہر قسم کی نعمتیں ہونگی۔ جو ابدی اور دائمی طور پر اہلِ جنّت کو حاصل رہینگی۔ ان کے چھِن جانے یا ضائع ہونے کا قطعاً کوئی خطرہ یا اندیشہ نہیں ہوگا۔ (جاری ہے)

دِین و سیاست

کلیسا کی بنیاد رہبانیت تھی
سماتی کہاں اس فقیری میں میری

خصومت تھی سلطانی و راہبی میں
کہ وہ سربلندی ہے یہ سربزیری

سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا
چلی کچھ نہ پیرِ کلیسا کی پیری

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری، ہوس کی وزیری

دوئی مُلک و دیں کے لئے نامرادی
دوئی چشمِ تہذیب کی نابصیری

یہ اعجاز ہے ایک صحرانشیں کا
بشیری ہے آئینہ دارِ نذیری

اِسی میں حفاظت ہے انسانیت کی
کہ ہوں ایک جنیدی و اردشیری!

شاعرِ مشرق
علامہ اقبال رحمہ اللہ

گذشتہ سے پیوستہ

انوارِ علی

مدیر اعلیٰ

حدیث ۱۷
انبانا ابو الحسین احمد بن سلیمان الرھاوی قال حدثنا یعلی بن عبید قال حدثنا یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم لادفعن الرایۃ الیوم الی رجل یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ فتطاول لھا القوم فقال این علی بن ابی طالب فقالوا یشتکی عینیہ قال فبزق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کفیہ ومسح بھا عینی علی ودفع الیہ الرایۃ وفتح اللہ تعالیٰ علی یدیہ۔

ترجمہ
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ضرور بالضرور آج میں اس شخص کو علم دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ پس ہر ایک شخص اس کی اُمید رکھتا تھا۔ ارشاد فرمایا۔ علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟ (صحابہ نے) عرض کیا کہ ان کی دونوں آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ راوی کہتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں پر اپنا لعاب دہن لگا کر (جناب) علی کی دونوں آنکھوں پر ملا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم نے علم ان کو عطا فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ فتح عطا فرمادی۔

حل لغت
بزق۔ تھوکا۔ بزاق۔ اور بصاق اور بساق۔ تینوں کے معنی تھوک جو منہ سے نکلے

تشریح
چونکہ تشریح پہلے گذر چکی ہے اس لئے یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ حدیث جناب ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ (صحیح رجالہ ثقات والبلوشی: ص)

حدیث ۱۸
انبانا قتیبۃ بن سعید قال اخبرنا یعقوب عن سھیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ یفتح اللہ علیہ قال عمر بن الخطاب ما احببت الامارۃ الا یومئذ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب و اعطاہ ایاہ وقال امش ولا تلتفت حتی یفتح اللہ علیہ فسار علی ثم وقف فصرخ یا رسول اللہ! علی ماذا اقاتل الناس قال قاتلھم حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا فعلوا ذالک فقد منعوا منک دماءھم و اموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ عز وجل۔

ترجمہ
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور بالضرور یہ جھنڈا میں اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے فتح دے گا (جناب) عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے کبھی بھی سرداری پسند نہیں کی مگر آج کے دن۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم نے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور انہیں وہ جھنڈا عطا فرمایا۔ اور حکم دیا کہ جا اور نہ پلٹ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے فتح دے دے تو (جناب) علی (المرتضیٰ) کرم اللہ وجہہ الکریم روانہ ہوئے پھر رک گئے اور بلند آواز سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں لوگوں

سے کس چیز پر لڑوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک ان سے لڑو جب تک وہ توحید و رسالت کا اقرار نہ کرلیں۔ پس جب وہ کلمۂ توحید پڑھ لیں۔ تو بے شک تجھ سے انہوں نے اپنا خون محفوظ کرالیا۔ اور اپنے مال بھی۔ مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔

تشریح ارشاد ہے "پس جب وہ کلمۂ توحید پڑھ لیں تو بے شک تجھ سے انہوں نے اپنا خون محفوظ کرالیا۔ اور اپنے مال بھی۔ مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ یعنی جس وقت کافر کلمۂ توحید پڑھ لیتا ہے تو پھر اس کے تمام وہی حقوق ثابت ہو جاتے ہیں جو ایک مسلمان کے ہوتے ہیں۔ اب وہ دوسرے مسلمانوں کی مانند ایک مسلمان ہو جاتا ہے ہاں اگر یہ مسلمان ہو کر ناحق قتل کرے گا یا کسی کے حق کو غصب کریگا تو بدلہ میں سزا کے طور پر شرعی احکام اس پر نافذ ہوں گے۔ اگر کوئی شخص ڈر یا خوف کی وجہ سے زبانی مسلمان ہونے کا اظہار کرتا ہے اور دل سے کافر ہے تو اس کا حال خداوند تعالیٰ کے سپرد کردو' وہی اس سے حساب لے گا۔ تم کو دل کے حالات دریافت کرنے کا کوئی حکم نہیں۔ تمہیں اس کے ظاہری اسلام کے اظہار پر احکام نافذ کرنے کا حکم ہے دلوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے اور وہی حساب لینے والا ہے۔
اس حدیث کو ابی صالح ابی ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ والحدیث صحیح رجالہ ثقات (احمد بن [illegible])

اسماء الرجال حدیث ۱۷

۱/۱۷ ملاحظہ کیجئے حدیث ۶-۱

۲/۱۷ يعلى بن عبيد بن ابى اميه الكوفى ابو يوسف الطنافسى ثقة الا فى حديثه عن الثوري فقيه لين من كبار التاسعة مات سنة بضع ومائتين وله تسعون سنة (التقريب ۳۸۷) روى عن اسمعيل بن ابى خالد ويحيى بن سعيد الانصاري والاعمش وعبد العزيز بن سياه ويزيد بن كيسان ومحمد بن اسحاق . . . . وفضيل بن غزوان وغيرهم وعنه ابن اخته على بن محمد الطنافيسى واخوه محمد بن عبيدة . . . . ومحمد بن الجهم السمري وآخرون . قال صالح بن احمد عن ابيه كان صحيح الحديث وكان صالحا فى نفسه وقال على بن الحسن الهسنجانى على احمد يعلى اصح حديثا . . . . . . وقال اسحاق بن منصور عن ابن معين ثقة . وقال عثمان الدارمى . عن ابن معين ضعيف فى سفيان ثقة . . . وذكره ابن حبان فى الثقات

.... قلت هو قول ابن سعد وقال كان ثقه كثير الحديث وقال الدارقطني بنو عبيد كلهم ثقات وقال ابن عمار الموصلي اولاد عبيد كلهم ثبت واحفظهم يعلى وابصرهم بالحديث محمد وقال سعيد بن ايوب البخاري كان يعلى يحفظ عامه حديثه اوجميعه (التهذيب ج ۱۱ ص ۴۰۲-۴۰۳

۳/۱۷:- يزيد بن كيسان الشيكري ابو اسمٰعيل ويقال ابو منين الكوفي. روى عن ابي حازم سلمان الاشجعي ومعبد ابي الازهر - وعنه عبد الواحد بن زياد وابن عيينه .... ومحمد بن عبيد الطنافسي وآخرون. قال عنه احمد، ابن معين والنسائي ثقة - وقال يحيي القطان هو صالح الحديث وليس يعتمد عليه - يكتب حديثه ومحلة الستر، صالح الحديث (التهذيب ج ۱۱ ص ۳۵۶) (الجرح والتعديل ج ۹ ص ۲۸۵)

۴/۱۷: ملاحظہ کیجئے حدیث ۔ ص

۵/۱۷: ابي هريرة - دیکھئے حدیث ۱۳/۸ ص ۵

اسماء الرجال حدیث ۱۸

۱/۱۸: ملاحظہ کیجئے حدیث ۱۰-۱

۲/۱۸: يعقوب: ملاحظہ کیجئے حدیث ۱۶-۲

۳/۱۸: سهيل بن ابي صالح ذكوان السمان ابويزيد المدني صدوق تغير حفظه باخره - روى له البخاري مقرونا وتعليقاً من السادسه مات في خلافة المنصور. (التقريب ص ۱۳۹) روى عن ابيه وسعيد بن المسيب والحارث بن غلو الانصاري.... ربيعة وغيرواحد من اقرانه - و عنه ربيعة والاعمش ويحيي بن سعيد الانصاري وموسى بن عقبة -

ویعقوب بن عبد الرحمٰن الاسکندرانی وجماعة۔ قال ابن عیینة: کنا نعد سهیلاً ثبتاً فی الحدیث۔ وقال احمد والعجلی: ثقة وعن ابی حاتم یکتب حدیثه ولا یحتج به، وقال الذهبی، احد العلماء الثقات وغیره اقوی منه وکان قد اعتل بعلة فنسی بعض حدیثه الجرح والتعدیل (٤: ٢٤٦)۔ المیزان (٢: ١٤٣) التهذیب (٤: ٢٦٣)

ع ٤/١٨: صالح بن ابی صالح السمان ابو عبد الرحمٰن واسم ابیه ذکوان ثقة من الخامسة (التقریب، ١٤٩) ۔ روی عن ابیه وانس بن مالک وعنه هشام بن عروة وابن ذئب وعبد اللہ بن سعید بن ابی هند وغیرهم۔ قال ابن معین ابو صالح اسمان کان له ثلاثة بنین سهیل بن عباد وصالح وکلهم ثقة وقال البرقانی قال الدارقطنی له حدیثان ذکره ابن حبان فی الثقات۔ قلت۔ وقال ابو بکر البزاز ثقة (التهذیب ج ٤ ص ٣٩٤)

ع ٥/١٨: ابی هریرة: ملاحظہ کیجئے حدیث ع ١٧-٥۔

اے نوا سازِ تماشا! سر بکف جلتا ہوں میں
اک طرف جلتا ہے دل اور اک طرف جلتا ہوں میں
ہے تماشا گاہِ سوزِ تازہ ہر یک عضوِ تن!
جوں چراغانِ دِوالی صف بصف جلتا ہوں میں
شمع ہوں، تو بزم میں جا پاؤں غالبؔ کی طرح
بے محل، اے مجلس آرائے نجف! جلتا ہوں میں
(غالبؔ)

سیر السلوک الی ملک الملوک

مدیر اعلی

اور سوائے اس کے نہیں کہ مشائخ کرام نے نہایت ہی قوت وطاقت کے ساتھ ذکر جہر کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ اعضاء اندام غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ پس اے سالک تم پر لازم ہے کہ تم قوت اور کثرت سے ذکر جہر کرو اور شریعت اسلامیہ کے احکام پر استقامت اختیار کرو۔ ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو اور اسے موت' عذاب قبر قیامت کی مصیبت اور جہنم کے عذاب سانپ وبچھوں سے ڈراتے رہو۔ کیونکہ اس مقام پر تمہارے اوپر دو کیفیتیں طاری ہوتی ہیں ایک خوف اور دوسری امید کی اور ان دو حالتوں کے ورود کے بعد جب تمہارا مقام بدلے گا تو خوف تمہارے اوپر قبض (دل کی تنگی) اور امید (دل کی کشائش) کی صورت میں ظاہر ہوگی اور جب تو کمال کے پہلے درجے کو پہنچے گا تو قبض 'خشیت' (ڈر) میں بدل جائے گا اور بسط (انس) میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد جلال وجمال کی طرف عروج حاصل ہوگا

پس اس سے پہلے مقام کو نفس لمارہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے پس تمہیں چاہئے کہ خوف کے اسباب کو یاد کر کے ان سے عبرت حاصل کرو اس لئے کہ یہ تمہارے لئے امید سے زیادہ فائدہ مند ہے اور جب مقام خوف تجھے حاصل ہو جائے اور تم پر مکمل طور پر مایوسی چھائے تو وقت ضروری ہو جاتا ہے کہ تم امید کے اسباب کو یاد کر کے ان سے نصیحت حاصل کرو یعنی اللہ تعالی کی بے پناہ عطا بخشش و مہربانی کو یاد کرو اور اللہ تبارک و تعالی کے حضور میں عاجزی و انکساری اختیار کرو اور اس مقام سے خلاصی پانے کے لئے اللہ تعالی کے فضل و کرم کو یاد کر کے انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرو۔ ناامیدی اختیار نہ کرو اور نہ ہی یہ کہو کہ اللہ تعالی میری دعا قبول نہیں کرتا کیونکہ یہ بات مرید کو اللہ تعالی کی رحمت سے دور کر دیتی ہے اور (اے سالک) تجھے اس مقام اول میں ان چیزوں پر مستعدی سے عمل کرنا چاہئے جن کا ہم عنقریب پانچوں باب میں نفس لوامہ کے ضمن میں ذکر کریں گے۔ پس اے بھائی جان اچھی طرح (اس بات کو) سمجھ لے اور نہایت ہی (غور و فکر کے ساتھ) جان لے کہ ان چیزوں سے غفلت برتنا تیری ہلاکت کا

باعث ہے اور پورے طور پر متوجہ ہو جا۔ ان اسباب کی طرف سے جو تجھے اس غفلت سے بے نیاز کر دیں اور جیسا کہ تیرے لئے حدیث قدسی میں آیا ہے اے میرے بندے اگر تو ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں تیری طرف ایک گز بڑھ کر آؤں گا اور اگر تو ایک گز میرے قریب آئے تو میں تجھے اپنے پہلو میں لے لوں گا اور اگر تو چل کر آئے تو میں دوڑتا ہوا تیرے پاس آؤں گا۔

پس تو سستی چھوڑ دے اور اس چیز سے منہ موڑ لے جو تجھے مشغول رکھ کر اپنے مولیٰ تعالیٰ سے لاپرواہ کر دیتی ہے اور تو صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اس چیز کے ساتھ جو تیرے ہاتھ میں ہے اگرچہ تھوڑی ہے اور فنا ہونے والی لذتوں کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ کر خود ذات حق کے ساتھ مشغول ہو جا جو تجھے ان سے بے نیاز کر دیگا۔ نیز توبہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے میں دیر نہ کر کیونکہ تو نہیں جانتا کہ تیری کتنی عمر باقی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دو کیونکہ جس نے اپنی حاجت سے زیادہ حصہ لے لیا تو درحقیقت اس نے اپنے لئے ہلاکت حاصل کر لی لیکن اسے اس بات کی سمجھ نہیں۔

اور اے بھائی جان تو جو اس وقت مقام اول میں ہے تجھ پر واجب ہے کہ برے اخلاق و عادات کو اچھے اور عمدہ اخلاق و عادات میں تبدیل کرنے کا ارادہ کر کے اپنا مقصود بنا لے۔ پس جھوٹ کو سچ تکبر کو عاجزی بغض کو محبت دکھلاوے کو اخلاص اور شہرت کو گمنامی میں بدل لے اور عنقریب اس باب کے بعد آنے والے باب میں ہم شہرت اور عوام الناس میں بزرگی کے چرچے کی آفات کا ذکر کریں گے اور جب تو یہ عمل کرنے لگے یعنی یہ مذکورہ تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کر لے تو بعض حیرت انگیز اسرار تیری مشاہدے میں آئیں گے اور اللہ تعالیٰ نیکی کو خوب جاننے والا ہے

(جاری ہے)